Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

ابراہیم عدیل بطور نعت گو شاعر

IBRAHIM ADEEL AS A POET OF NAAT

ڈاکٹر محمد اسلم ضیا
ایسوایٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی، فیصل آباد کیمپس

Dr. Muhammad Aslam Zia
Associate Professor Urdu,Ripha International University,Faisalabad Campus

(with the special reference in the light of "Harf-E-Sana")*Genre of Naat is related to Seerat Muhammad (PBUH). Naat has been written in Arabic, Persian, Urdu, Punjabi and other languages. Valuable body of Naat is present in Urdu. Molana Hali, Ameer Minaee ,Mohsin Kakorwi, Allama Iqbal, Hafeez Jilahndri, Zafar Ali Khan, Ahmad Raza Brevalvi, Mahr-Ul-Qadri, Abdul Aziz Khalid, Hafeez Taib, Hafiz Ludhyanvee, Muzaffar Warsi, Riaz Majeed are prominent name in this field.Ibrahim Adeel has written Naat in ghazal pattern. He describes the greatness, Superiority, morality, courtesy and glory of the every aspect of the holy life Muhammad (PBUH). He is true lover of Sahaba-E-Karam. He has strong emotional attachment to Madina. Zikray Rasool and Fikray Rasool both are found in his anthology. Harf-E-Sana is imbued with qualities and beauties of poetry: - Vision, imaginary, emotion, music harmony, refinement are present in it. Moreover, figure based on resemblance that is similes, metaphors, association are also found. Although some shortcomings are there but on the whole poet is successful in the field of Naat. This article presents an analytical study of Haraf-E-Sana.*

Keywords:-
Muhammad (PBUH), Naat, Seerat, Ghazal pattern, Sahab-e-Karam, Madina, Zikeray Rasool, Fikray Rasool, Beauties of Poetry.

نعت گوئی ایک نازک فن ہے۔اس کے لیے واقعاتی صداقت، حضورؐ کے مقام و مرتبے سے آگاہی (افراط و تفریط سے گریز) القاب وآداب کا خیال، اندازِ تخاطب میں ادب کا لحاظ، جذب وشوق میں نیاز مندانہ اظہار نہایت ضروری ہے، اس لیے کہتے ہیں کہ نعت گوئی تلوار کی دھار پر چلتی ہے، ہر دم دھڑکا رہتا ہے کہ بے ادبی نہ ہو جائے۔ نعت کا موضوع، شاعر کا شخصی وذاتی تجربہ بن جائے، وہ اپنے من میں ڈوب کر لکھے، ارفع واعلیٰ خیالات کی ادائیگی کے لیے، خوب صورت انداز اختیار کرے، بہترین نظام لفظیات، الفاظ و معانی، قافیہ وردیف میں کامل ہم آہنگی ہو، جذبہ و تخیل کا حسین امتزاج ہو۔

اجزائے نعت میں ظہور قدسیؐ، شمائل نبویؐ، رفعت سیرت وکردار، فضیلت بر انبیاءؑ، ختم نبوت، معراج، شفاعت، فضائل درود، تقدس اہلِ بیت، احترام ازواج مطہرات۔۔۔ شوق دیدار مدینہ، اشتیاق روضۂ انورؐ، غزوات نبویؐ شامل ہیں، نیز ذکرِ رسولؐ کے ساتھ ساتھ فکرِ رسولؐ بھی چاہیے۔ بعض شاعر ذاتی واجتماعی غموں کا اظہار بھی کرتے ہیں۔

اللہ فرماتے ہیں "و رفعنالک ذکرک" ہم نے آپؐ کا ذکر بلند کر دیا۔ یعنی آپؐ کا ذکر ہر دور میں محبوب عمل رہا ہے، با

نصیب شعرانے حضورؐ کو (بہ شکل نعت) خراج تحسین پیش کیا ہے:

ع کوئی بھی دور، سرِ محفل زمانہ رہا(۱)

چنانچہ عربی، فارسی، اُردو اور دیگر زبانوں میں خوبصورت نعتیں ملتی ہیں۔ اگرچہ اُردو شعرائے کرام اپنے دیوان یا کلیات کی ابتدا حمد و مناجات اور نعت و منقبت سے کرتے تھے۔ تاہم اواخر بیسویں صدی سے نعت کا دورِ زریں شروع ہوتا ہے۔ پاکستان کے ہر شہر میں نعتیہ مجموعے منصۂ شہود پر آئے یہ سعادتِ دارین ضلع جھنگ کے حصّے میں بھی آئی۔ پروفیسر محمد حیات خاں سیال نے 1982ء میں رسالہ کارواں گورنمنٹ کالج جھنگ کا نعت نمبر نکالا، گستاخ بخاری، انیس انصاری، غضنفر ترمذی اور ابراہیم عدیل نے نعتیہ دیوان مرتب کیے۔ رضا شاہ عابد نے ایم فل کا مقالہ لکھا۔

ابراہیم عدیل کی نعت گوئی، ہمارا موضوع ہے "حرف ثنا" ان کا نعتیہ مجموعہ ہے جو 2021ء میں اشاعت پذیر ہوا۔ اس میں کل 60 (ساٹھ) نعتیں ہیں۔۔۔ اب ہم مندرجہ بالا اصولوں کی روشنی میں، فکری و فنی جائزہ پیش کرتے ہیں۔

ظہور قدسی اور ولادت

اس موضوع پر بہت اچھے اشعار کہے ہیں۔ جن میں سرخوشی و سرشاری کا اظہار ہے۔ اندھیرے دور ہوئے، ہر طرف روشنی پھیل گئی، رحمتوں اور برکتوں کے چشمے رواں ہوگئے، بستیاں سرسبز و شاداب ہو گئیں، دھول میں بھی مہک پیدا ہوگئی، چار وانگ عالم سے درود و سلام کی صدائیں آنے لگیں۔

ہوئی ولادت سردارِ انبیاؐ جس وقت
جہاں کے ذرّے تھے سارے درود پڑھتے ہوئے(۲)

یہ دھول بھی مہک اٹھی آقا کے فیض سے
گلشن میں تھا جو رنگ خزاں سبز ہو گیا
ہر سمت رحمتوں کے چشمے ہوئے رواں
چمکا یقین اور گماں سبز ہو گیا

ایک شعر میں واقعاتی صداقت موجود ہے جس کا اظہار مولانا شبلی نے اپنے مضمون "ظہور قدسی" میں کیا ہے۔

شعلے بجھے گرے ہیں منارے غرور کے
ذکر خدا سے شہر بتاں سبز ہو گیا(۳)

شمائل نبویؐ

چہرۂ انور کی ضیا، قدوم میمنت لزوم تقدس نعلین مصطفیؐ، پسینہ مبارک، عنبریں گیسو میں ایسے مضامین عالیہ کا عمدہ بیان:

چہرۂ انور کی جانب دیکھ کر کہتے ہیں سب
یہ زمیں پر ہے خدا کا آئینہ رکھا ہوا(۴)

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

نکہتِ غنچۂ یم لطف و کرم ان کے قدم
خشک صحرا میں لگیں رشک ارم ان کے قدم(۵)

سر پر نعلین مصطفےٰ رکھنا
عمر بھر کہکشاؤں میں رہنا(۶)

وہ جو نعلین مبارک کا مہکتا گل ہے
کاش اس کو مری دستار میں رکھا جائے(۷)

حضور کے تلوے جہاں پہ لگتے تھے
سنا ہے نور کی پریاں وہاں ٹہلتی تھیں(۸)

سیکھی بہت مگر کبھی سیکھی نہ جا سکی
بادِ صبا سے نرم خرامی حضورؐ کی(۹)

پسینۂ مبارک پہ ایک شعر میں کچھ تعلی کا رنگ شامل ہو گیا ہے:

رشک فردوس، جہنم کو بنا سکتے ہیں
ایک قطرہ جو ملے اس کے پسینے والا(۱۰)

سیرت و کردار

ع وہ آئینوں سے زیادہ ہے آئینہ کردار(۱۱)

ہمارا ایمان ہے کہ حضور محمدؐ نے بشکل وحی جو کچھ کہا وہ اللہ کی طرف سے نازل ہوا۔ شعر ملاحظہ کیجئے:

مرے آقا تری باتیں ہیں کہ قرآن کی سطریں
کوئی کردار نہ دیکھا ترے کردار سے اونچا(۱۲)

حضورؐ نے جو کہا پہلے اس پر خود عمل کیا پھر صحابہ کرامؓ کو اس عمل کی تلقین کی قول و عمل میں دوئی کا عنصر نہ تھا۔

نفاذ اس نے کیا اپنی ذات پر پہلے
پھر اہلِ دہر کو جاری نظام اس نے کیا(۱۳)

آپ بہترین رہنما تھے، قبائلی عصبیتوں کو ختم کیا، وہ لوگ جو خون کے پیاسے تھے آپس میں شیر و شکر ہو گئے۔ آپ کے صحابہؓ

نے محبت واخوت کا بے نظیر مظاہرہ کیا۔طائف کے سفر میں خون میں نہا گئے مگر لبوں سے دعائیں نکلیں:

عجب تھے حوصلے اس کے نہا کے خون میں بھی
لبوں سے اس کے ، دعائیں فقط نکلتی تھیں(۱۴)

بارشوں سے جیسے دھل جائے درختوں سے غبار
یوں مٹا ڈالیں جہاں سے آپ نے عصبیتیں(۱۵)

آپ کے عفو ودر گزر کوئی انتہا نہ تھی فتح مکہ کے موقع پر آپ نے دشمنوں کو معاف کر دیا۔

مرے حضورؐ نے جب آخری دیا خطبہ
عداوتیں تھیں پڑیں دوستی کے قدموں میں(۱۶)

آپ کا پیغام،آپ کا عمل رہتی دنیا تک کے لیے ہے:

کیسے مٹ سکتے ہیں دنیا سے تیرے نقشِ قدم
ان چراغوں کی ہواؤں نے حفاظت کی ہے
اب تو ہر دور ہوا ان سے ہی منسوب عدیل
اس نے ہر دور کے لمحوں کی قیادت کی ہے(۱۷)

آپؐ کو ہر وقت امّت کا خیال رہتا تھا:

امت کی حشر میں کہیں رسوائیاں نہ ہو
رکتے نہیں تھے اشک ہمارے حضورؐ کے(۱۸)

فضیلتِ حضرت محمد ﷺ

عدیل صاحب نے ''فضیلتِ نبویؐ'' کے سلسلے میں ذیل کے مضامین باندھے ہیں:

فضیلت بر انبیاؑ،خدا کے بعد کے بعد کوئی مثال نہیں،شب معراج میں انبیا کی امامت کرنا۔شافع محشر آپ کی دہلیز پر شہنشاہ بھی سر جھکاتے ہیں۔

خدا کے بعد نہیں ہے مثال اس کی
عجب بلندی سجی ہے حضورؐ کے در پر(۱۹)

حُبِّ رسولؐ کے سلسلے قرآنی مضمون باندھا ہے آپ اس وقت مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے والدین اور اولاد سے زیادہ حضور ﷺ سے محبت نہ کرو گے۔

دوستو! اس شخص کا ایماں مکمل نہیں ہو سکتا
جو لٹا سکتا نہ ہو ان پر جہاں کی نعمتیں(۲۰)

دیئے جلتے رہیں گے تیز آندھی میں بھی محشر تک
ترے روشن اصولوں کے مرے آقاؐ(۲۱)

بانٹتے ہیں جہاں میں چاہتیں ہی چاہتیں
ان کے پیکر میں ڈھلی ہیں رحمتیں ہی رحمتیں(۲۲)

آپؐ کو معراج نصیب ہوا:

رات معراج کی ایسے تو نہیں ہے روشن
ماہ کامل کی نظاروں نے زیارت کی ہے(۲۳)
خواب و خیال و فکر کے جلنے لگے ہیں پر
ہے اس قدر بلند مقامی حضورؐ کی(۲۴)

"پر جلنے" کا اشارہ حضرت جبریلؑ سے لیا گیا ہے۔

ختمِ نبوت

آپؐ خاتم النبیین، خاتم الرسلؐ۔ آپ کے بعد کوئی رسول نہیں آئے گا۔

ع لیکن ہے رہنمائی دوامی حضورؐ کی(۲۵)

مدینہ شریف اور اس کے متعلقات

شوق دیدار اور اشتیاق زیارت کے لیے شاعر کی روح بھڑک اُٹھتی ہے رگوں میں خون دوڑنے لگتا ہے۔ دل و دماغ ایک طوفانی کیفیت میں مبتلا ہیں، بار بار مدینے کی صدائیں لگاتا ہے۔

ع چلو مدینے سلام کرنے چلیں

مدینہ شہر کی ہوائیں دل لبھاتی ہیں سبز گنبد کا نظارہ آنکھوں کو روشن کرتا ہے وہاں نور ہی نور ہے وہاں کی ریت میں بھی مہک ہے وہاں کی گلیوں کے پتھر، جام جم سے بہتر ہیں۔ یہ شہر علم ہے جہاں زندگی کے اسرار و رموز کھلتے ہیں۔ ایسا چراغاں کہیں نہیں ہوتا۔ وہاں سے ٹھنڈی ہوائیں آتی ہیں۔۔۔ اہلِ تمنا سلام کے لیے کھڑے ہیں۔

بچھا ہوا ہے جہاں بوریا رسالت کا
سنا ہے عرش بھی اس گھر پہ رشک کرتا ہے(۲۶)

یہ کیا مجال وہاں ظلمتیں اتر آئیں
کہ ابرِ نور ہے پھیلا ہوا مدینے میں(۲۷)

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

مدینے شہر کی گلیوں کے پتھر
ہمارے واسطے جم ہیں نبیؐ جی(۲۸)

مدینہ سامنے آئے تو سورج
وہیں ڈھلتا ہے ان کی نعت پڑھ کر(۲۹)

ابھی نہ پوچھ کوئی بات مجھ سے دنیا کی
کہ میں تو ہوں ابھی کھویا ہوا مدینے میں(۳۰)

دنیا میں بانٹ دوں گا چمکتی ہوئی سحر
طیبہ میں جاگتی ہوئی اک رات چاہیے(۳۱)

ع تاریکیاں بڑھیں تو مدینے چلے گئے(۳۳)

مناقب صحابہ کرامؓ

آپؐ کے جانثار دوست، ساتھی، اصحابؓ۔۔۔ قابل تحسین ہیں، ان کی زندگی مثالی تھی، انہیں کوئی خرید نہیں سکا، یہ چراغ، دنیا کے لیے روشنی کا مرکز ہیں۔

تاحشر یہ چراغ دکھائیں گے راستہ
گاتے رہیں گے گیت سہارے حضور کے(۳۴)

ملی ہے جن کو غلامی درِ محمدؐ کی
کب ان کی ذات کسی سے خرید ہوتی ہے(۳۵)

جھک گئی مصطفےٰؐ کے نام پر جن کی جبیں
اس کے آگے پست ہیں کون و مکان کی قامتیں(34)

قرآن وحدیث کا مضمون ہے کہ صحابہ کرامؓ ستاروں کی طرح ہیں۔

سب صحابہؓ ہیں مرے روشن ستاروں کی طرح

یہ نبی کا حشر تک ہے فیصلہ لکھا ہوا(35)

اتنی کہاں مجال کوئی فرق کر سکیں
اصحاب با صفا تو گلابوں کے پھول میں(36)

ایک ایک شعر میں خلفائے راشدین کا اعلیٰ کردار پیش کر دیا ہے۔

ترے بستر پہ شجاعت تھی امانت کے لیے
تو نے صدیقؓ کے شانوں پہ مسافت کی ہے
وہ بھی سرکار کے قدموں سے لپٹتا دیکھا
جس نے بادل سے کہیں بڑھ کے سخاوت کی ہے
اب بھی کرتے ہیں طواف اہلِ زمانہ اس کا
جس جگہ تیرے غلاموں نے عدالت کی ہے(37)

حضرت عائشہؓ کے لیے بے مثال شعر کہا ہے:

لاکھوں سلام تجھ پر اے میری عظیم ماں
حجرے میں تو نے دیکھے نظارے حضورؐ کے(38)

حُبِّ رسول میں جو اشعار کہے ہیں اپنے من میں ڈوب کر کہے ہیں ان میں اک گونہ بیقراری و وارفتگی و شیفتگی پائی جاتی ہے۔ ان درد، تڑپ، سوز و گداز کی کیفیت ہے۔ تمناؤں، آرزؤں کا پر جوش اظہار ہے۔

آقا کبھی تو آیئے میرے بھی خواب میں
آقا مجھے بھی ذات کا اثبات چاہیے(39)

سرِ محشر شفاعت کا شرف دے کر
مرے آقا مری بھی آبرو رکھنا(40)

شاعر کی تمنا ہے کہ حضورﷺ خواب میں آئیں۔ ایک رات مدینے میں بسر ہو۔ شام و سحر، سبز گنبد کی فضا میں رہوں۔ آپ کی رحمتوں سے مدینے میں چلنا پھرنا نصیب ہو۔ میری آنکھیں مدینے کے سوا کچھ طلب نہیں کرتیں۔ مدینہ دیکھنے کی حسرتوں میں جی رہا ہوں۔

مرے حضور مجھے ایک نعت بھیک ملے
کہ میں ہنر سے نہیں عاجزی سے مانگتا ہوں(41)

مرے نصیب کوثر کا جام ہو جائے
نبیؐ کے عشق میں دوزخ حرام ہو جائے(42)

تیری مدحت کے لیے عمر رواں تھوڑی ہے
یہ قصیدہ کئی ادوار میں لکھا جائے(43)

کبھی یہ سنگ سراپا ہو آئینے کی مثال
ترے حضور گزارش یہی ادب سے ہے(44)

مرے سخی، تہی حسرتوں کے جام بھریں
فقیر کی یہ صدا نہ جانے کب سے ہے(45)

شوق ثنا میں جتنی بھی نعتیں کہیں عدیل
یہ چاہتوں کے دیپ ہیں جذبوں کے پھول میں(46)

اشک گرنے میں جہاں یاد پیمبر میں عدیل
وہ خرابہ صف گلزار میں لکھا جائے(47)

درودوں کے مہکتے موسموں میں جی رہا ہوں
میں عشق مصطفےؐ کے سلسلوں میں جی رہا ہوں(48)

فنی جائزہ

شاعری ایک فن ہے، لفظ جسم ہے اور معنی اس کی روح، فکر و خیال کے لیے مناسب الفاظ، بلند خیالات، عمدہ الفاظ میں ادا ہونے چاہیں۔الفاظ و معانی کی ہم آہنگی ہی سے اچھا شعر وجود میں آتا ہے۔تشبیہ و استعارہ، پیکر تراشی، علامت موسیقیت و ترنم۔۔۔محاورہ و روزمرہ کی خوش سلیقگی، قافیے اور ردیف کا تال میل، وزن و بحر کا مناسب استعمال۔علمِ بدیع کا فطری استعمال، لب و لہجے میں احتیاط، جبکہ معاملہ نعت کا ہو۔۔۔اب جستہ جستہ ایسی مثالیں پیش کی جاتی ہیں جن میں شاعر نے اپنے فن کا کمال دکھایا ہے۔

- اندازِ بیان کی جدّت و قدرت ملاحظہ کیجئے:

خواب و خیال فکر کے چلنے لگے ہیں پر

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

ہے اس قدر بلند مقامی حضورؐ کی(49)

اسشعر میں ایک اشارہ حضرت جبریلؑ کی طرف بھی ہے۔

- تصویر کاری، حرکی، سمعی، بصری پیکر

درود پڑھ کے کیا میں نے جو سفرِ آغاز
بھنور امان طلب ہیں مرے سفینے سے(50)

خوشبو ٹپک رہی ہے پلکوں کی جھالروں سے
دامن میں بھر کے بیٹھا نعت نبیؐ کی بارش(51)

نعت لکھوں تو بولتی ہے عدیل
مرے اندر صدا مدینے کی(52)

ع چلوں گا نعت میں پڑھتا ہوا مدینے میں(53)

چلتا پھرنا خیال طیبہ میں
رحمتوں میں عطاؤں میں رہنا(54)

حضور کے تلوے جہاں پہ لگتے تھے
سنا ہے نور کی پریاں وہاں ٹہلتی تھیں(55)

- استعارہ کنایہ کی بہار دیکھئے:

تاحشر یہ چراغ دکھائیں گے راستہ
گاتے رہیں گے گیت ستارے حضور کے(56)

ع ترے ستارے بتاتے ہیں منزلوں کے نشاں(57)

بسی ہے ہر سپارے میں وہی صورت
سدا قرآن اپنے روبرو رکھنا(58)

ع بجھے گی پیاس تو کوثر کا جام پینے سے

ع آؤ مدینے سلام کرنے چلیں

ع تاریکیاں بڑھیں تو مدینے چلے گئے

ع طیبہ میں جاگتی ہوئی اک رات چاہیے

ع جب بھی دعا کروں یہی بس دعا کروں میں

چہرۂ انور کی جانب دیکھ کر کہتے ہیں سب
یہ زمیں پر ہے خدا کا آئینہ رکھا ہوا(59)

بارشوں میں جیسے دھل جائے درختوں کا غبار
یوں مٹا ڈالیں جہاں سے آپؐ نے عصبیتیں(60)

یہ کار فکر نعت، سمندر ہے نور کا
اصحاب با صفا تو گلابوں کے پھول میں(61)

عدیل آقاؐ کا دامن تھام کر محسوس ہوتا ہے
نکل کر غار سے جیسے کھلے میدان میں آئے(62)

حسن تعلیل

چمکتے ہیں عطا سے آفتاب پائے احمد سے
جہاں میں چاند تاروں کی اپنی ضیا کب ہے(63)

پھول، کلیوں، ستاروں میں تمہاری خوشبو

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

مرے آقاؐ ہے بہاروں میں تمہاری خوشبو(64)

رشکِ فردوس، جہنم کو بنا سکتے ہو
ایک قطرہ جو ملے ، اس کے پسینے والا(65)

ع یہ کائنات اسی کا طواف کرتی ہے

رمز وایما

ایک ایک مصرعے میں چاروں خلفائے راشدین کے اوصاف بیان کر دیئے ہیں:

ترے بستر پہ شجاعت تھی امانت کے لیے
تو نے صدیقؓ کے شانوں پہ مسافت کی ہے
وہ بھی سرکار کے قدموں سے لپٹتا دیکھا
جس نے بادل سے کہیں بڑھ کے سخاوت کی ہے
اب بھی کرتے ہیں طواف اہلِ زمانہ اس کا
جس جگہ تیرے غلاموں نے عدالت کی ہے
جن کی آنکھوں نے تجھے پیار سے دیکھا آقاؐ
ان کے ناموں سے خدا نے بھی محبت کی ہے(66)

اندازِ مخاطب

لب ولہجہ میں نرمی دھیماپن، عاجزی،انکسار کی کیفیت ہے عمومی طور پر کہیں کہیں کھٹک بھی ہے:

کبھی یہ سنگ سراپا ہو آئینے کی مثال
تیرے حضور گزارش یہی ادب سے ہے
مرے سخی تہی حسرتوں کے جام بھریں
فقیر کی یہ صدا نجانے کب سے ہے(67)

مرے حضور مجھے ایک نعت بھیک ملے
کہ میں ہنر سے نہیں عاجزی سے مانگتا ہوں(68)

مہکا ہے جن کے فیض سے یہ دشت کائنات

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

آقاؔ فقط وہ آپ کے قدموں کے پھول ہیں(69)

عمرے آقاؔ تری باتیں ہیں کہ قرآن کی سطریں

عوہ اس کی جھولی کو بھر دے گا اپنی رحمت سے

عملا جو ساقی کوثر تو یہ ساغر نکالیں گے

عذرا سے لطف سے بگڑی سنوار دے ان کی

ع بجز نظر، ترے بیمار اور کیا مانگیں

اندازِ تخاطب میں ''تو، تیرے''کا استعمال اچھا نہیں لگتا۔

ابوالخیر کشفی صاحب اس کی تاویل پیش کرتے ہیں کہ یہ اردو کا روزمرہ ہے اور اس سے قربت کا احساس ہوتا ہے۔

میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ ہم جب والدین اور بزرگوں (تو تیرے) کہہ کر نہیں بلا سکتے تو حضرت محمد ﷺ کے لیے یہ الفاظ کیسے استعمال کر سکتے ہیں۔

ع باخدا دیوانہ باشد بامحمد ہوشیار

اگرچہ یہ مجبوری نعت گو شعرا کے ہاں اکثر ملتی ہے تاہم احتراز کرنا چاہیے کوشش یہی ہونی چاہیے کہ بزرگوں کے لیے تعظیم کا صیغہ استعمال کریں۔ انگریزی زبان میں سب کے لیے you کا لفظ ہے جب کہ اُردو اتنی کم مایہ نہیں ہے کہ اس میں تعظیم کے لیے الفاظ موجود نہ ہو۔

تراکیب

عدیل صاحب کے فن کی ایک خصوصیت، خوش نما، رنگا رنگ، ہیرے کی طرح ترشی ہوئی چمکتی دمکتی تصویر دار اور مترنم تراکیب ہیں، ان میں دو لفظی، سہ لفظی تراکیب بھی ہیں۔ نمونہ مشتِ از خروارے۔ مختلف اقسام ملاحظہ کیجیے:

اردو تراکیب

خدا کا آئینہ، کرم کی انتہا، قرآن کی سطریں، زیست کا گلشن

یادوں کے پھول، جذبوں کے پھول، ہونٹوں کی نزاکت، درختوں کا غبار

عربی فارسی تراکیب

دولتِ ارضِ وسما، خاکِ پائے رسول، اصحابِ باصفا، کارِ فکرِ نعت، خواب وخیالِ فکر، اے خاورِ مدینہ۔

فکّ اضافت والی تراکیب

نگوں سر، مہکتا گل، خزاں رت، مہکتی ریت، دھوپ رتوں، ڈوبتے دل، خمیدہ جبیں، ٹوٹتی سانسیں، اماں طلب، بھیگتی آنکھیں۔

دولفظی اضافت والی تراکیب (مرکب اضافی)

بہت سی ہیں اس لیے درج نہیں کیں۔

چند تراکیب نامناسب ہیں۔ گل تازگی کی بجائے (گل تازہ)، چٹائی نشین کی بجائے (فرش نشین) اور پچھلی شب (پچھلی رات) ہونا چاہیے۔

اگرچہ نعت کے لیے کوئی صنف تو مخصوص نہیں ہے تاہم اکثر وبیشتر غزل کی صنف میں کہی گئی ہیں غزل کے اسلوب میں نعت کہنا۔۔۔اس کا دارومدار ذوق سلیم پر ہے (آپ ﷺ کی حشمت و عظمت کو دیکھتے ہوئے)۔ موضوع اگر دو مصرعوں کی حد میں سما جائے ت شعر معجزہ بن جاتا ہے ورنہ چستان یا پہیلی۔۔۔ قافیہ وردیف کی جھنکار، رقص وسرور کی کیفیت پیدا کرتی ہے۔ بقول ابوالخیر کشفی نعت کے اچھے اشعار، غزل کے اسلوب میں ملتے ہیں۔۔۔ غزل کے محبوب کی صفات کو پیارے نبی ﷺ کی ذات سے منسوب کرنا بد تہذیبی اور گناہ ہے۔

تعلّی

لکھا ہوا تھا مرا نام بھی غلاموں میں

عدیل جب کبھی لوح و قلم کا ذکر آیا(71)

خدا نے خاک مدینہ نصیب میں لکھدی

ہمیں بہت ہے یہ مہکار اور کیا مانگیں(72)

غزلیہ اسلوب

اگرچہ نعت کے لیے کوئی صنف تو مخصوص نہیں ہے تاہم اکثر و بیشتر نعتیں، غزل کی صنف میں کہی گئی ہیں۔ غزل کے اسلوب میں نعت کہنا۔۔۔اس کا دارومدار ذوقِ سلیم پر ہے (آپ ﷺ کی حشمت و عظمت کو دیکھتے ہوئے) موضوع اگر دو مصرعوں کی

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

حد میں سما جائے تو شعر معجزہ بن جاتا ہے ورنہ چیستان یا پہیلی۔۔۔ قافیہ وردیف کی جھنکار، رقص و سرو کی کیفیت پیدا کرتی ہے۔ بقول ابوالخیر کشفی:

"نعت کے اچھے اشعار، غزل کے اسلوب میں ملتے ہیں۔۔۔ غزل کے محبوب کی صفات
کو پیارے نبی ﷺ کی ذات سے منسوب کرنا بد تہذیبی اور گناہ ہے۔"(72)

چند اشعار ملاحظہ کیجیے:

انہی لبوں سے چراغِ نشاط روشن ہے
اسی نگاہ سے مستی کشید ہوتی ہے(73)

میکدہ چھوڑ کے جائے کہاں پینے والا
ایسا ساقی ہی نہیں کوئی قرینے والا(74)

خزاں رتوں کے نظارے بکھر کے رہ جائیں
زمین دل پر صبا کا خرام ہو جائے(75)

میرے خیال میں مندرجہ بالا اشعار کو غزلیہ محبوب کی طرف تو منسوب کیا جا سکتا ہے۔ مگر پیارے نبیؐ کی طرف نہیں، کیونکہ ان میں کوئی ایسا قرینہ نہیں ہے جو آپؐ سے متعلق ہو۔

بعض اشعار میں ذرا سی تبدیلی سے درج ذیل مصرعوں میں ادب اور تعظیم، نئی نظر کا قرینہ پیدا کیا جا سکتا ہے:

- (ملا) جو ساقی کوثر تو یہ ساغر نکالیں گے (ملے)
- ذرا سے لطف سے بگڑی سنوار دے ان کی (سنوار دیں)
- مہکا ہے جن کے فیض سے یہ دشت کائنات (اس)
- ترے حضور گزارش بڑے ادب سے ہے (مرے)
- وہ اس کی جھولی کو بھر دے گا اپنی رحمت سے (بھر دیں گے)

- لیے پھرتی ہیں طیبہ میں درودوں کے جو تحفے

"لیے پھرنا" عام لوگوں اور عام جگہ کے لیے تو ہو سکتا ہے لیکن مقدس مقام کے لیے نہیں۔ ذیل کے شعر کا روئے سخن اللہ کی طرف ہونا چاہیے کیونکہ چاند سورج کا نظام اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

کبھی بھٹک نہیں سکتے یہ چاند اور سورج

کہ ان کو راہ نمائی مرے حضورؐ کی ہے(76)

ہر طرف سے مکمل ہیں غلام ان کے	(طرح)
وہ خرابہصف گلزار میں لکھا جائے (خط)	(ص105)
طویل شب کئی والیٔ عرب سے ہے (شبِ طویل)	(ص118)

قافیہ ورد یف کی عدم مطابقت

اگرچہ عدیل صاحب نے نئی زمینیں بھی نکالی ہیں لیکن بعض مقامات پر قافیہ ردیف بے میل نظر آتی ہے۔ نعت نمبر 116 (کتاب کی آخری نعت) پہلے تین اشعار کے قافیہ ورد یف ہم آہنگ نہیں ہیں۔"برسنا" مصدر کا غلط استعمال کیا ہے۔"بارش برسنا" تو ٹھیک ہے لیکن قامت برسنا، خواہش برسنا، حقیقت برسنا، خلاف روز مرہ و محاورہ ہے۔ دوسری بڑی غلطی یہ ہے کہ پہلے تین اشعار میں قافیہ شائیگاں ہے، یعنی علامت جمع دور کر دی جائے تو قافیہ نہیں رہتا یعنی بارش، قامت، خواہش اور رونق باقی رہ جاتے ہیں جو کہ ہم قافیہ نہیں ہیں۔ البتہ آخری چار شعروں کا قافیہ درست ہے۔

پہلے تین شعروں میں نعت نمبر 99۔ ردیف (ہُوا) کی بجائے (رہا) بہتر ہے۔

ایک غزل کی ردیف ہے"مدینے میں جائیں" (میں) کی جگہ (کو) بہتر ہے۔

ع زمانہ اس لیے جفائیں کرتا ہوا (ص28)

ص28 پر ایک نعت کا مصرع اولیٰ ہے:

دن رات دے رہا ہوں سلامی حضور کی۔ یہاں بھی (کی) بجائے (کو) چاہیے۔

ص105 پر ایک شعر ہے:

وہ جو نعلین مبارک کا مہکتا گل ہے

کاش اس کو مری دستار میں "لکھا" جائے

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

قافیہ (لکھا) یہاں مناسب نہیں (رکھا) درست ہے۔لیکن باقی اشعار کا قافیہ (لکھا) ہے۔

ص100 ہر ایک مصرع ہے۔یہاں (پائیں) کا قافیہ عجیب سا لگ رہا ہے۔

ع جسے بھی ذکرِ محمدؐ کا پائیں کرتا ہوا

ص54 پر ایک شعر ہے:

وہ جس ادا سے مدینے میں دیپ جلتے ہیں

کہیں بھی ایسا چراغاں کوئی نہیں ہوتا

ردیف کا لفظ (کوئی) ہم آہنگ نہیں ہے۔مطابقت نہیں رکھتے مضمون سے۔

عیب تنافر:

ع انہی کی خاک کو میرا سلام ہو جائے

ع درود پڑھ کے کیا میں نے جو سفر آغاز

سِوا اور علاوہ کا استعمال

ع علاوہ اس کے مری آرزو نہیں کوئی (ص61)

یہاں (علاوہ) کی بجائے (سوا) ہونا چاہیے۔

اعلان نون ہونا چاہیے

ع نگوں سردیں کے پرچم ہیں نبیؐ جی (ص76)

لفظ دین میں (ن) معلن ہونا چاہیے۔اگرچہ وزن کی مجبوری ہے۔

ترکیب میں تو درست ہو سکتا ہے جیسے دنیا و دین۔

ص108 پر شتر گربہ کی مثال:

دیئے جلتے رہیں گے تیز آندھی میں بھی محشر تک

ترے روشن اصولوں کے مرے آقا مرے آقا

آقا بھی کہہ رہے ہیں اور ترے بھی۔

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

مثلاً دامن جھٹکنا، دامن میں بھرنا، دھنک ملنا، بور آنا۔

عجب ادا سے وہ دامن کسی نے جھٹکا ہے

بھرے ہیں جھولیاں گلزار اور کیا مانگیں (ص95)

(دامن جھٹکنا کے معنی ہیں جھٹکا دے کر دامن چھڑانا۔ مجازاً الگ ہو جانا، نفرت اور بیزاری) اظہار کرنا، مفہوم بالکل الٹ ہو گیا۔

ع دامن میں بھر کے بیٹھا نعت نبیؐ کی بارش (ص81)

محاورہ ہے ''دامن بھرنا'' دامن بھرا ہونا، مالا مال ہونا، کسی مطلوب چیز سے بہرہ ور ہونا۔

دھنک پھیلنا، دھنک کھلنا، دھنک کھچنا، دھنک نکلنا۔

دھنک دار (مختلف النوع) ایسے محاورات یا تراکیب تو ہیں مگر (دھنک ملنا) لغت میں نہیں ملتا۔

بور آنا: مناسبت یا مطابقت ایک اہم عنصر ہے جو کہ اساتذہ نے مقرر کر دی ہے۔ اس سے انحراف کرنا درست نہیں یہ جدت نہیں، بدعت ہے۔

بور کا تعلق آم سے ہے، بور آنا بمعنی پھول آنا۔

عدیل صاحب کہتے ہیں:

''لفظوں پر بور آیا ہے''

خواب بنانا کی بجائے خواب بُننا محاورہ ہے۔

الختصر شاعر کو ''نکاتِ سخن'' پر مزید توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ بحیثیت مجموعی نعتیہ مجموعہ تیار کرنا۔ کار دارد بھی ہے اور باعث اجر و ثواب بھی۔ تاہم اس میں دو چار بڑے سخت مقام آتے ہیں۔

راہر وراہِ محبت کا خدا حافظ ہے۔

عدیل صاحب نے ''حرفِ ثنا'' لکھ کر ثناخوان رسولؐ میں اپنا مقام لکھوا لیا ہے۔ اس سے بڑی سعادت اور کیا ہوگی؟ اکثر اشعار بہت اچھے ہیں جو بلحاظ فن اور بلحاظ موضوع تعریف کے مستحق ہیں۔ نعتِ نبیؐ میں جو لکھا ہے، ڈوب کر لکھا ہے اور سراغ زندگی پا لیا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ ابراہیم عدیل، حرفِ ثناء، سرکار پبلشرز، ملتان، ۲۰۲۱ء

۲۔ ایضاً، ص: ۳۰

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

۳۔ ایضاً،ص:۹۲

۴۔ ایضاً،ص:۲۶

۵۔ ایضاً،ص:۸۹

۶۔ ایضاً،ص:۸۵

۷۔ ایضاً،ص:۱۰۵

۸۔ ایضاً،ص:۸۷

۹۔ ایضاً،ص:۶۱

۱۰۔ ایضاً،ص:۴۰

۱۱۔ ایضاً،ص:۶۴

۱۲۔ ایضاً،ص:۹۸

۱۳۔ ایضاً،ص:۶۳

۱۴۔ ایضاً،ص:۸۷

۱۵۔ ایضاً،ص:۸۲

۱۶۔ ایضاً،ص:۱۰۱

۱۷۔ ایضاً،ص:۷۳-۷۴

۱۸۔ ایضاً،ص:۹۷

۱۹۔ ایضاً،ص:۴۷

۲۰۔ ایضاً،ص:۸۲

۲۱۔ ایضاً،ص:۱۰۹

۲۲۔ ایضاً،ص:۸۳

۲۳۔ ایضاً،ص:۸۴

۲۴۔ ایضاً،ص:۶۱

۲۵۔ ایضاً،ص:۶۱

۲۶۔ ایضاً،ص:۹۰

۲۷۔ ایضاً،ص:۶۷

۲۸۔ ایضاً،ص:۷۵

۲۹۔ ایضاً،ص:۱۰۸

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

۵۰۔ ایضاً،ص:۶۷

۵۱۔ ایضاً،ص:۵۱

۵۲۔ ایضاً،ص:۹۶

۵۳۔ ایضاً،ص:۲۵

۵۴۔ ایضاً،ص:۸۲

۵۵۔ ایضاً،ص:۲۷

۵۶۔ ایضاً،ص:۹۳

۵۷۔ ایضاً،ص:۷۳

۵۸۔ ایضاً،ص:۹۷

۵۹۔ ایضاً،ص:۵۰

۶۰۔ ایضاً،ص:۳۵

۶۱۔ ایضاً،ص:۹۱

۶۲۔ ایضاً،ص:۱۰۶

۶۳۔ ایضاً،ص:۱۰۵

۶۴۔ ایضاً،ص:۱۱۵

۶۵۔ ایضاً

۶۶۔ ایضاً،ص:۹۳

۶۷۔ ایضاً،ص:۱۰۵

۶۸۔ ایضاً،ص:۵۹

۶۹۔ ایضاً،ص:۶۱

۷۰۔ ایضاً،ص:۵۷

۷۱۔ ایضاً،ص:۸۱

۷۲۔ ایضاً،ص:۴۹

۷۳۔ ایضاً،ص:۶۷

۷۴۔ ایضاً،ص:۸۵

۷۵۔ ایضاً،ص:۸۷

۷۶۔ ایضاً،ص:۹۶